[1999] سپریم کورٹ رپوٹس 3.S.C.R

از عدالت عظمی

راج کمار

بنام

رمیش چند

1 اکتوبر 1999

[بی این کرپال اور ایس راجندر بابو، جسٹسز]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

آرڈر 32 قواعد 1 اور 15 — سرپرست کی تقرری — کرایہ کنٹرولر کے سامنے بے دخلی کی درخواست — احاطے کا مالک، غیر صحت فاترالعقل والا شخص — آرڈر 32 کے تحت درخواست، قاعدہ 1 کو قاعدہ 15 کے ساتھ پڑھیں — کرایہ کنٹرولر والد کو اپیل کنندہ کے سرپرست اور اگلے دوست کے طور پر مقرر کرتا ہے — عدالت عالیہ کے ذریعہ تصدیق شدہ حکم — بعد میں، جب بے دخلی کی درخواست کو مسترد کرنے کے بعد معاملہ دوبارہ عدالت عالیہ کے سامنے آیا، تو اس نے فیصلہ دیا کہ بے دخلی کی درخواست ذہنی توازن ایکٹ کی دفعات 52 سے 55 توضیعات کے مطابق سرپرست/ اگلے دوست کی تقرری کے بغیر قابل عمل نہیں ہے۔ قاعدہ 1 اور 15، سی پی سی لاگو تھے اور یہ نہیں کہ دماغی توازن ایکٹ کے دفعہ 52 سے 55 کے تحت — عدالت عالیہ کی خوبیوں پر نظر ثانی کا فیصلہ کرے گی۔ — کرایہ اور بے دخلی — بے دخلی عرضی — ذہنی توازن ایکٹ، 1987، — دفعات 50، 52، 53، 54 اور 55۔

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار 1999: کی دیوانی اپیل نمبر 5674۔

1997 کے سی آر نمبر 814 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 3.7.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ڈاکٹر اے ایم سنگھوی، ایم ایس ڈھلن اور ایم پی شوراوالا

جواب دہندگان کے لیے راجو رامچندرن، گوانندرا گروال اور بھارت سنگم

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

راج کمار، اپیل نمبر 1 ایک ذہنی طور پر کمزور شخص ہے۔ راج کمار کی ملکیت والے احاطے سے مدعا علیہان کو بے دخل کرنے کے لیے ان کی جانب سے اگلے دوست کے بذریعے درخواست دائر کی گئی تھی۔ بے دخلی کی درخواست کے جواب میں، دیگر باتوں کے ساتھ یہ بھی کہا گیا تھا کہ اپیل کنندہ غیر صحت فاتر العقل کا آدمی تھا اور کوئی کاروبار کرنے کے قابل نہیں تھا اور چونکہ ضلعی جج کی طرف سے کوئی سرپرست مقرر نہیں کیا گیا ہے، اس لیے والد سرپرست کے طور پر کام نہیں کر سکتے۔

قاعدہ 15، سی پی سی کے ساتھ پڑھے جانے والے حکم 32، قاعدہ 1 کے تحت ایک درخواست دائر کی گئی تھی اور کرایہ کنٹرول کرنے والے اتھارٹی نے اپنے حکم کے ذریعے والد کو اپیل کنندہ کا سرپرست اور اگلا دوست مقرر کیا تھا۔ اس حکم کو مدعا علیہان نے عدالت عالیہ اور عدالت عالیہ کے سامنے سول نظر ثانی دائر کر کے للکارا کیا تھا جس کے فیصلے کی تاریخ 20.10.93 نے اپیل کنندہ کے والد کو اس کا سرپرست اور اگلے دوست کے طور پر مقرر کرنے کے حکم کی تصدیق کی تھی۔

کرایہ کنٹرول اتھارٹی نے مقدمے کی سماعت کے بعد بے دخلی کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ ناراض ہونے کی وجہ سے، اپیل کنندہ کی طرف سے عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی دائر کی گئی۔ عدالت عالیہ نے آئی ڈی 1 کے متنازعہ فیصلے کے ذریعے نظر ثانی کو خوبیوں پر نہیں بلکہ اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ ذہنی توازن ایکٹ 1987 توضیعات لاگو ہوتی ہیں اور جو درخواست دائر کی گئی تھی وہ کرایہ کنٹرول کرنے والے اتھارٹی کے سامنے قابل قبول نہیں تھی جس میں سرپرست/ اگلے دوست کی تقرری مذکورہ ایکٹ کی دفعات 52، 53، 54 اور 55 توضیعات کے مطابق کی گئی ہو۔ درحقیقت، عدالت عالیہ نے مقدمے کی خوبیوں پر غور نہیں کیا۔ اس لیے خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

دفعات 52 سے 55 ذہنی توازن ایکٹ 1987 کے باب VI میں موجود ہیں۔ اس باب میں "جائیداد رکھنے والے مبینہ ذہنی طور پر بیمار شخص کے بارے میں عدالتی انکوائری، اس کے شخص کی تحویل اور اس کی جائیداد کا انتظام" سے متعلق دفعات شامل ہیں۔ دفعہ 50 کسی ایسے شخص کی ذہنی حالت کے بارے میں پوچھ گچھ کے لیے دی جانے والی درخواست کے لیے فراہم کرتا ہے جو مبینہ طور پر ذہنی طور پر بیمار ہے اور اس کے پاس جائیداد ہے۔ ایسی درخواست صرف دفعہ 50 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (a) سے (d) میں بیان کردہ افراد یا حکام کے ذریعہ دائر کی جا سکتی ہے۔ 52 سے 55 لاگو ہوں گے۔ دفعہ 50 کرایہ دار کی طرف سے اس کے خلاف بے دخلی کی کارروائی میں کی جانے والی کسی درخواست یا تنازعہ پر غور نہیں کرتا ہے۔

فوری صورت میں جو لاگو ہوتا تھا وہ آرڈر 32، قاعدہ 1 تھا جسے قاعدہ 15 کے ساتھ پڑھا جاتا تھا۔ مذکورہ توضیعات مطابق سرپرست کی تقرری کے لیے درخواست دائر کی گئی تھی۔ اس سلسلے میں کرایہ کنٹرولر کے سامنے درخواست دائر کی گئی تھی اور والد کو اپیل کنندہ کا سرپرست اور اگلا دوست مقرر کیا گیا تھا۔ مزید کچھ کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور عدالت عالیہ، ہماری رائے میں، اس نتیجے پر پہنچنے میں غلطی پر تھی کہ بے دخلی کی درخواست قابل قبول نہیں تھی اور ذہنی توازن ایکٹ، 1987 کی دفعات 52 سے 55 کے ذریعہ فراہم کردہ طریقہ کار کی تعمیل نہیں کی گئی تھی۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، اس اپیل کو اجازت دی جاتی ہے کہ عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیا جائے۔ عدالت عالیہ کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ 1997 کے دیوانی ریویژن نمبر 814 کا فیصلہ میرٹ پر کرے۔ عدالت عالیہ کو چاہیے کہ وہ مذکورہ نظر ثانی کو ترجیحی طور پر چھ ماہ کی مدت کے اندر جلد از جلد نمٹائے۔

آر۔ پی۔

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this document